مسلمان یہ جمہوری عمل اسلام ہے یا کفر؟ اس کا جواب پیپلز پارٹی کا زلہ شب زندہ دار میاں سراج احمد دے۔

مالیاتی قوانین

شریعت بل کی منظوری کے وفاقی شرعی عدالت کے اختیارات اور قوت نافذہ میں اضافہ چونکہ ایک واضح اور یقینی بات ہے

اس لئے یورپین کفار کے پاکستانی تابعین بڑے زور شور سے اس بات کے لئے سرگرم عمل ہیں کہ ماضی قریب میں مالیات اور ٹیکسز کے نظام کو دس برس کے لئے وفاقی شرعی عدالت کے اختیارات سے باہر رکھا گیا اب کہ جون میں فرقت کی طویل گھڑیاں جان ہار رہی ہیں اور وفاقی شرعی عدالت سے مالیاتی قوانین اور "ٹیکس" نظام کا وصل و قبضہ قریب تر ہے وہ لوگ جن کا دامن مال حرام کے شیرے سے تر بہ تر ہے اور بدرنگ ہے وہ اس کی مدت مزید بڑھوانے کی فکر میں ہلکان ہو رہے ہیں اور عدالت کے اختیارات کو محدود رکھنا چاہتے ہیں ہم ان لوگوں کو کیا کہہ سکتے ہیں جن لوگوں کے نزدیک حرام خوری اور حرام کاری دور حاضر کی ضرورت اور ثقافت ہے جن کے رگ و پئے میں حرام رچ بس چکا ہے اور جو حرام کے جوہڑ کے غوطہ خور ہیں انہیں ہماری نصیحت کا کیا اثر ہوگا؟ وہ ہماری رائے کا کیا احترام کریں گے؟ دینی و مذہبی جماعتوں کی صدائے واویلا کو وہ کیا اہمیت دیں گے؟ ہم پر روز روشن کی طرح واضح ہے ہم محض اداء فرض کرتے ہوئے انہیں کہیں گے اگر تمہارے دل کے کسی گوشے میں اللہ رسول، قرآن وحدیث کے الفاظ ہی باقی ہیں تو انہی کی دبی ہوئی صداء حق پہ کان دھرو اور شرعی عدالت کے اختیارات غصب و نہب سے مت چھینو تم خود تو فرنگی زادگی پر فخر کرتے ہو مگر اب وہ دور نہیں جہاد اسلامی کے احیاء سے تمہاری نسلیں آشنا ہیں اور جہاد جاری ہے کہیں اس کا رخ تمہاری طرف نہ مڑ جائے اور تمہاری نسلیں تم سے انتقام لینے کی نہ ٹھان لیں شریعت بل اور وفاقی شرعی عدالت کی راہ سے ہٹ جاؤ۔

افغانستان

وہ کون سی بری ساعت تھی جو افغان مجاہدین نے افغانستان کے سیاسی حل کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے سیاست بازان فرنگ کے جال میں پھنس جانے کی رائے کا اظہار کیا تھا روس، نجیب، امریکہ اور پاکستان اس بات پر متفق ہیں کہ جہاد بند ہونا چاہئے اور مجاہدین نجیبی افغان اور امپورٹڈ افغانی رافضی مل جل کر ایک حکومت بنالیں مگر اکثر مجاہدین کی جب آنکھ کھلی تو انہوں نے اس تجویز کو رد کر کے جہاد جاری رکھنے کا فیصلہ کیا نتیجہ ظاہر ہے کہ افغان مجاہدین کی امداد بند کر دی گئی اور اخلاقی تعاون بھی آہستہ آہستہ کم کر دیا گیا یہ تمام دباؤ اس لئے بڑھایا گیا تا کہ سیاسی حل کی تجویز ماننے پر مجاہدین مجبور ہو رہ جائیں پریس نے بھی آنکھیں پھیر لیں پاکستانی پریس نے دباؤ قبول کر کے قلم روک لیا اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ پاکستانی چوکیوں کے فوجی افغان مجاہدین کو گرفتار کر رہے ہیں جو بے غیرتی کی انتہا ہے پاکستان کی وزیر اعظم کی روس نوازی اور حبیبہ پروری کی اس سے بہتر کوئی مثال نہیں دی جا سکتی موجودہ حکومت نہ صرف جہاد افغانستان کی قاتل ہے بلکہ سبائیت کی ایجنٹ بھی ہے۔

مسئلہ کشمیر

افغانستان کے متعلق مسئلے کے ساتھ ہی کشمیر میں یدھ رچالینا جہاں اس بات کی خبر دیتا ہے کہ یہ جہاد افغانستان کی لہر اور ثمر ہے وہاں یہ غمازی بھی کرتا ہے کہ پاکستان کیلئے جتنی دلچسپی کا باعث کشمیر ہے افغانستان نہیں

کشمیر میں الجھنے کے دو فائدے ہوں گے ایک تو افغانستان کے مسئلہ میں دلچسپی کم ہوگی جو فطری امر کہلائے گا لعنت

ملامت سے بچ رہیں گے دوسرے وہ تمام پاکستانی جو کشمیر کے مسئلہ میں الجھ کر افغانستان کو بھول جائیں گے یا تقسیم ہو جائیں گے ان سے بے نظیر حکومت کی جان چھوٹ جائے گی اور افغانستان پر ان کا دباؤ بھی کم ہو جائے گا بے نظیر نے اس چومکھیا جنگ جیتنے کے لئے خارجی دورے کی ٹھانی مگر مسز زرداری کی کسی نے ایک نہ مانی البتہ چند قبروں کی پوجا پاٹ کر کے پلٹ آئی ہے رانی ..اس مکارانہ سیاسی چال کیساتھ ساتھ آزاد کشمیر کا الیکشن -- یہ بھی تو الجھانے والی بات ہے کہ لوگ افغانستان اور کشمیر کو بھول کر اپنی کرسیوں کے چکر میں ایسے الجھیں جیسے زمین دار کٹائی کے موسم میں مری ہوئی ماں کو بھولتا ہے موجودہ حکومت کی ایسی خوبصورت "جمہوری پالیسیاں" ہی امریکی وائسرائے مسٹر اوکلے اور یہودی سفیر مسٹر سٹیفن سولارز کو بہت پسند آتی ہیں اور وہ اس حکومت کی بقاء واستحکام کے لئے کبھی انہیں خلوت میں بلالیتے ہیں۔اور کبھی ان کی خلوت میں آجاتے ہیں۔

روز ملنا رقیب سے جاکر

ہم سے اتنی صفائیاں توبہ

آخری گزارش موجودہ حکومت اندرون ملک اور بیرون ملک پاکستان کی خدمت کرنے میں بری طرح ناکام ہوچکی ہے اسے چاہئے کہ وہ چھ ماہ کی مزید مہلت مانگ کر پورے خلوص سے ملکی بقاء، استحکام امن اور یکجہتی پیدا کرنیکے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کرے اور اگر وہ اس کام میں پھر بھی ناکام ہو جائے تو پیر صاحب پگاڑا، غلام مصطفی جتوئی، نوابزادہ نصر اللہ خاں اور نواز شریف کو حکومت سونپ کر جمہوری تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرے اور اپنا نام امر کرلے۔ رہتی دنیا تک بے نظیر یاد کی جائے گی اور خمینی سے زیادہ نام پائے گی۔

من نمی گویم زیاں یا بہ فکر سود باش

اے ز فرصت بے خبر در ہرچہ باشی زود باش

دار العلوم حمادیہ شاہ صدر دین کے مہتمم اور حضرۃ مولانا محمد عبد الغنی صاحب جاجروی مدظلہ کے شاگرد رشید مولانا عبد الرحیم صاحب نظامی کی گراں بہا علمی کاوش۔

طلباء علم تفسیر کے لئے بے بہا علمی تحفہ،

قرآن مجید کی مشہور تفسیر "جلالین شریف" پ۱ کی اردو شرح المسمٰی بہ "اغراض جلالین" طبع ہوکر منصۂ شہود پر آچکی ہے صاحب کتاب قرآن مجید کی نظم کے بعد جو عبارت نکالتے ہیں اسکے ہر ہر لفظ و جملہ کی غرض بیان کرنا اس شرح کا طرۂ امتیاز ہے جلالین شریف پڑھنے اور پڑھانیوالوں کے لئے واقعی ایک نایاب تحفہ ہے: مطالعہ شرط ہے۔

ملنے کا پتہ: نظامیہ کتب خانہ، نزد جامع مسجد اعوان ڈیرہ غازیخان شہر،

آئندہ شمارہ میں

شاہ بلیغ الدین کا خصوصی مضمون "حدیث قسطنطنیہ---- پہلا لشکر اسلام" اور دیگر معرکۃ الارا تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔(ادارہ)